حج و عمرہ

متکلم اسلام
شیخ طریقت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مرکز اھل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

توجہ فرمائیں

احناف میڈیا کی طرف سے اس کتاب کو شائع اور تقسیم کرنے کی عام اجازت ہے بشرطیکہ اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کی جائے۔

www.ahnafmedia.com

www.khanqahhanfia.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

مقدمہ ---------------------------------- 7

ضروری اشیاء برائے حج-------------------------- 8

حج وعمرہ کے فضائل وبرکات ---------------------- 9

ترکِ حج پر وعید ------------------------------ 10

حج وعمرہ کی بعض اصطلاحات ------------------ 11

روانگی سے قبل کرنے کے کام ------------------ 14

گھر سے روانگی--------------------------------- 15

ائیر پورٹ پر آمد------------------------------ 16

احرام باندھیے اور تلبیہ پڑھیے!------------------ 16

احرام کا مفہوم اور ابتداء ---------------------- 17

احرام کی پابندیاں------------------------------ 19

ممنوع کام:-- 19

مکروہ کام: --- 20

جائز کام: ---------- 20

مکہ مکرمہ پہنچنا ---------- 21

عمرہ کی ادائیگی ---------- 21

مسجد الحرام میں داخلہ: ---------- 21

طواف: ---------- 22

طواف کے بعد : ---------- 24

سعی کا طریقہ: ---------- 24

حلق یا قصر کروانا: ---------- 25

مبارک ہو! عمرہ مکمل ہوگیا ---------- 26

حج قران والے متوجہ ہوں ---------- 26

حج افراد والے متوجہ ہوں ---------- 27

حج کا طریقہ ---------- 28

حج کا پہلا دن 8 ذوالحجہ ---------- 29

حج کا دوسرا دن 9 ذوالحجہ ---------- 30

حج کا تیسرا دن 10 ذوالحجہ ---------- 32

پہلا کام: جمرہ عقبہ کی رمی ---------- 33

دوسرا کام : قربانی کرنا ---------- 34

تیسرا کام: حلق یا قصر کرنا ---------- 34

حج کا اہم رکن طواف زیارت: ---------- 35

حج کا چوتھا دن 11 ذوالحجہ ------------------ 36

حج کا پانچواں دن 12 ذوالحجہ ------------------ 37

مبارک ہو! حج مکمل ہو گیا------------------ 38

چند اہم مسائل ------------------ 38

طواف کے متعلق مسائل: ------------------ 38

رمل اور اضطباع کے متعلق مسائل:------------------ 39

سعی کے متعلق مسائل: ------------------ 40

رمی سے متعلق مسائل: ------------------ 40

حج میں نمازوں کے قصر واتمام کا مسئلہ: ------------------ 41

صاحبِ نصاب پر مالی قربانی کے وجوب و عدم وجوب کا مسئلہ: ------------------ 42

جنایت کے متعلق بعض اہم مسائل ------------------ 43

بغیر احرام میقات سے گزرنا:------------------ 43

مرد کا چہرہ یا سر ڈھانپنا------------------ 43

عورت کے چہرے کو کپڑا لگنا------------------ 44

حالت احرام میں بالوں کا گرنا------------------ 44

حالت احرام میں ناخن کاٹنا: ------------------ 45

حالت احرام میں خوشبو لگانا------------------ 45

دم وصدقہ کہاں دے ------------------ 45

حج سے واپسی اور طوافِ وداع ------------------ 46

مدینہ منورہ کی حاضری------------------ 46

روضہ مبارک پر سلام عرض کرنے کا طریقہ --------- 47

کسی کا سلام پیش کرنا------------------------ 48

نوٹ: --- 49

افعالِ عمرہ ایک نظر میں ----------------------- 49

افعالِ حج ایک نظر میں ------------------------ 50

حج کے ایام ایک نظر میں---------------------- 51

چند اہم دعائیں ---------------------------- 52

مسجدِ حرام میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھیں:-------------------------- 52

کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وقت --------------------------------- 52

طواف -- 52

زمزم پی کر -- 52

سعی کے دوران-- 53

منیٰ میں --- 53

چوتھا کلمہ -------------------------------------- 53

کنکری مارتے وقت------------------------------------- 53

مسجد نبوی میں داخلے کے وقت ------------------------------ 53

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حج ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے اسی طرح عمرہ بھی ایک اہم عبادت ہے۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ عازمین حرمین کو مسائل سے ناواقفیت کی بنا پر سخت پریشانیوں کا سامنا رہتا ہے۔ اس لیے حج اور عمرہ کے طریقہ کار اور مسائل سے واقفیت ضروری ہے۔ زیر نظر کتاب "حج و عمرہ" میں ہم نے آسان اور عام فہم انداز میں حج کا طریقہ لکھ دیا ہے۔

گھر سے روانگی سے لے کر عمرہ و حج کی ادائیگی تک اور مدینہ منورہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی حاضری اور صلوۃ وسلام کے آداب اختصار کے ساتھ قدم بقدم تحریر کر دیے ہیں جو ان شاء اللہ عازمین حج وعمرہ کی رہنمائی میں مفید ثابت ہوں گے۔ آپ سے گزارش ہے کہ جہاں اپنی ذات، اہل و عیال اور عزیز و اقارب کے لیے دعائیں کریں وہیں ہمیں بھی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

محتاج دعا

محمد الیاس گھمن

خانقاہ حنفیہ، کوزہ گلی

مری- نتھیا گلی روڈ، ایبٹ آباد

جمعۃ المبارک 28 ذوالقعدہ 1439ھ - 10 اگست 2018ء

ضروری اشیاء برائے حج

اشیاء	تعداد
تکیہ (ہوا بھرنے والا)	1۔ عدد
احرام	2۔ عدد
عبایہ / اسکارف	1۔ عدد
رسی (سامان باندھنے کے لیے)	10۔ گز
ہوائی چپل (پاؤں کی ابھری ہوئی ہڈی ننگی رہے)	1۔ عدد
بند جوتا	1۔ عدد
کپڑے کی تھیلی برائے چپل	1۔ عدد
کپڑے کی تھیلی برائے کنکریاں	1۔ عدد
سوٹ	2سے3
بنیان جیب والی	2سے3
ازار بند + سلائی	2سے3
گرم چادر	1۔ عدد
چٹائی (پلاسٹک)	1۔ عدد
جائے نماز	1۔ عدد
چادر (ڈبل بیڈ)	1۔ عدد
احرام بیلٹ	1۔ عدد
ہینڈ بیگ	1۔ عدد
بیگ (چھوٹا + بڑا)	2۔ عدد
سیفٹی پن (بکسوئے)	2۔ عدد
نیل کٹر	1۔ عدد
قینچی (چھوٹی)	1۔ عدد
کنگھا	1۔ عدد
سوئی دھاگہ	1۔ عدد
چمڑے کے موزے	1۔ سیٹ
صابن اور Vasline (سعودیہ سے لیں)	2۔ عدد

اشیاء	تعداد
تسبیح سو دانے والی	1۔ عدد
تسبیح سات دانے والی	1۔ عدد
استری + 3 پن پلگ + ایکسٹینشن تار	1۔ عدد
موٹا مارکر	1۔ عدد
چھوٹے تالے برائے بیگ	2۔ عدد
چٹکیاں	4۔ عدد
تصاویر (بینک کی تصدیق شدہ)	6۔ عدد
پاسپورٹ / شناختی کارڈ اصل اور کاپیاں	2۔ عدد
بینک رسید (اصل اور کاپیاں)	2۔ عدد
فلائیٹ شیڈول لیٹر (اصل اور کاپیاں)	2۔ عدد
گردن توڑ بخار نزلہ کا ٹیکہ کا اور پولیو کارڈ	1۔ عدد
مسواک / برش	3۔ عدد
پلیٹ پلاسٹک، گلاس، چمچہ، چائے کا سامان	
کتاب (مسائل حج و سیرت وغیرہ)	1۔ عدد
عینک بمع ڈوری (اگر استعمال کرتے ہوں)	2۔ عدد
جرابیں	2۔ سیٹ
ٹوپی	2۔ عدد
شاپر	2۔ عدد
موبائل فون + سعودی عرب کی سم	1۔ عدد
ادویات جو ضرورت ہوں	
ویل چیئر (معذور عمر رسیدہ افراد کے لیے)	
ماسک	2۔ عدد
تولیہ	1۔ عدد
قلم / کاغذ	1۔ عدد
ریال	2۔ ہزار

حج و عمرہ کے فضائل و برکات

1: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا۔ سوال ہوا کہ پھر کون سا عمل؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔ سوال ہوا کہ پھر کون سا عمل؟ فرمایا: حج مبرور (یعنی اخلاص سے کیا ہوا مقبول حج)

(صحیح البخاری: ج2 ص206 کتاب الحج. باب فضل الحج المبرور)

2: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”جس نے حج کیا اور حج میں کوئی فحش اور بے ہودہ بات نہیں کی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو وہ (گناہوں سے پاک) اس طرح لوٹتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا ہو۔“

(صحیح البخاری: ج2 ص206 کتاب الحج : باب فضل الحج المبرور)

3: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج و عمرہ مسلسل کیا کرو کیونکہ یہ دونوں فقر و محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح لوہار اور سنار کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کی میل کچیل دور کر دیتی ہے اور حج مبرور کا بدلہ تو بس جنت ہی ہے۔

(سنن الترمذی: ج1 ص288 ابواب المناسک باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ)

4: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حج و عمرہ پر جانے والے اللہ تعالیٰ کے خصوصی مہمان ہیں، یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور مغفرت طلب کریں تو بخشش دیتا ہے۔“

(سنن ابن ماجۃ: ص213 کتاب الحج باب فضل دعاء الحجاج)

ترکِ حج پر وعید

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کے پاس سفر حج کا ضروری سامان موجود ہو اور سواری بھی میسر ہو جو اسے بیت اللہ تک پہنچادے اور یہ شخص پھر بھی حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج ان لوگوں پر فرض ہے جو اس تک جانے کی طاقت رکھتے ہوں۔“

(سنن الترمذی: ج 1 ص 288 باب ماجاء فی التغلیظ فی ترک الحج)

استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے پر کتنی سخت وعید بیان ہوئی ہے! اس لیے اگر حج کرنے کی استطاعت ہو تو تاخیر بالکل نہ کی جائے بلکہ جتنا جلد ہو سکے اس فریضہ کو ادا کیا جائے۔

مسائل:

1: حج ہر ایسے مسلمان عاقل بالغ پر زندگی میں ایک بار فرض ہے جو حج پر جانے کے وقت حاجاتِ اصلیہ کے علاوہ اتنے سرمایہ وغیرہ کا مالک ہو جس سے اس کے بیت اللہ تک آنے جانے اور واپس آنے تک اہل و عیال کا خرچ پورا ہو سکے۔

2: حج فرض ہو جانے کے بعد اس کی ادائیگی میں تاخیر کرنا جائز نہیں حتی کہ اولاد کی شادی اور مکانات کی تعمیر وغیرہ پر بھی حج کی ادائیگی مقدم ہے۔

3: عورت پر حج فرض ہونے کے لیے اپنا اور محرم کا خرچ ضروری ہے۔

4: اگر حج فرض ہونے کے بعد نہ کیا اور پھر حج کرنے کے بقدر مال نہ رہا تو بھی حج فرض ہی رہے گا۔

حج و عمرہ کی بعض اصطلاحات

حج کی تین اقسام:

1: حج افراد

میقات سے گزرتے وقت صرف حج کا احرام باندھا جائے اور 10 ذوالحجہ کو رمی کرنے کے بعد احرام کھول دیا جائے۔ ایسا حج کرنے والے کو "مُفرِد" کہتے ہیں۔ اس میں قربانی واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

2: حج قِران

میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام اکٹھا باندھا جائے۔ پہلے عمرہ کے افعال ادا کیے جائیں لیکن حلق یا قصر نہ کروایا جائے بلکہ بدستور اسی احرام میں رہا جائے۔ پھر حج کے دنوں میں اسی احرام کے ساتھ حج کے ارکان ادا کیے جائیں اور 10 ذوالحجہ کو رمی، قربانی اور حلق کرنے کے بعد عمرہ و حج دونوں کا احرام کھول دیا جائے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک "حج قِران" افضل ہے۔ ایسا حج کرنے والے کو "قارِن" کہتے ہیں اور اس میں قربانی واجب ہے۔

3: حج تمتع

میقات سے عمرہ کا احرام باندھا جائے اور عمرہ کے افعال ادا کرنے کے بعد احرام کھول دیا جائے۔ پھر 8 ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھا جائے اور 10 ذوالحجہ کو رمی، قربانی اور حلق کرنے کے بعد احرام کھول دیا جائے۔ ایسا حج کرنے والے کو "متمتع" کہتے ہیں اور اس میں بھی قربانی واجب ہے۔

اشہر حج: حج کے مہینے یعنی شوال کا مہینہ، ذوالقعدہ کا مہینہ اور ذوالحجہ کے دس دن۔

ایامِ حج: 8 ذوالحجہ سے 12 ذوالحجہ تک پانچ دن۔

یوم عرفہ: 9ذوالحجہ کا دن۔

وقوف: ٹھہرنا۔

اِحرام: اس کا مطلب ہے ”اپنے اوپر کوئی چیز حرام کرنا“۔ حج یا عمرہ کی پختہ نیت کرکے ایک خاص لباس (مردوں کے لیے دو چادریں اور عورتوں کے لیے معمول کا لباس) پہنا جاتا ہے جس سے چند حلال اور جائز کام حرام اور ناجائز ہو جاتے ہیں۔

مُحْرِم: احرام باندھنے والے کو کہتے ہیں۔

تلبیہ: یہ کلمات پڑھنا: ”لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ“

میقات: وہ جگہ جہاں سے مکہ مکرمہ جانے والے کا بغیر احرام کے آگے بڑھنا جائز نہیں۔ وہ جگہیں یہ ہیں:

☆ يَلَمْلَم... یمن والوں کے لیے ☆ ذات عرق... عراق والوں کے لیے

☆ جُحْفه... شام والوں کے لیے ☆ ذوالحلیفہ... مدینہ والوں کے لیے

☆ قرن المنازل... نجد والوں کے لیے

آفاقی: وہ شخص ہے جو میقات کی حدود سے باہر رہتا ہو۔ مثلاً پاکستانی، بھارتی، مصری، شامی، عراقی، ایرانی وغیرہ۔ یہ لوگ بغیر احرام کے مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہوسکتے۔

حرم: مکہ مکرمہ کے ارد گرد چاروں اطراف میں زمین کی ایک مقررہ حد تک حد بندی کی گئی ہے اس حد بندی کے اندر کی زمین کو ”حرم“ کہتے ہیں۔ اس حد بندی پر مستقل نشانات لگے ہوئے ہیں۔ ان حدود کے اندر شکار کرنا، درخت کاٹنا، سبز گھاس

وغیرہ کاٹنا منع ہے۔ مکہ مکرمہ، منیٰ اور مزدلفہ حدودِ حرم میں داخل ہیں البتہ میدانِ عرفات داخلِ حرم نہیں۔

استلام: حجرِ اسود کو بوسہ دینا یا اگر رش کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو ہاتھ لگا کر ان کو بوسہ دینا یا محض ہاتھوں کا اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دینا۔

اِضْطِباع: دایاں کندھا ننگا رکھنا یعنی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر اس کے دونوں کنارے بائیں کندھے پر اس طرح ڈال دینا کہ دایاں کندھا کھلا رہے۔

طواف: بیت اللہ کے ارد گرد مخصوص طریقے سے چکر لگانا۔

طوافِ قدوم: بیت اللہ کی آمد پر پہلا طواف جو کہ سنت ہے۔ یہ طواف ہر اس آفاقی کے لیے مسنون ہے جو حجِ اِفراد یا حجِ قِران کی نیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہو۔

طوافِ زیارت: حج کا طواف جو حلق (سر منڈوانا) یا قصر (سر کے بال کٹوانا) کے بعد 10 ذوالحجہ سے لے کر 12 ذوالحجہ کو غروبِ آفتاب سے پہلے کرنا ضروری ہوتا ہے۔ یہ طواف فرض ہوتا ہے۔ اسے "طوافِ اِفاضہ" بھی کہتے ہیں۔

طوافِ وداع: یہ طواف بیت اللہ سے واپسی کے موقع پر کیا جاتا ہے اور واجب ہے۔ اسے "طواف رخصت" اور "طواف صدر" بھی کہتے ہیں۔

رمل: طواف کے پہلے تین چکروں میں شانے ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا تیزی سے چلنا جیسے بہادر اور پہلوان لوگ چلتے ہیں۔

حجرِ اسود: جنت سے آیا ہوا وہ پتھر جو بیت اللہ کے دروازے کی دائیں جانب بیت اللہ کے جنوب مشرقی کونے پر لگا ہوا ہے۔

رکنِ یمانی: بیت اللہ کے جنوب مغربی کونے کو کہتے ہیں کیونکہ یہ یمن کی جانب ہے۔

مطاف: طواف کرنے کی جگہ کو کہتے ہیں جو بیت اللہ کے چاروں طرف ہے۔ وہاں

سنگ مرمر لگا ہوا ہے۔

ملتزم: بیت اللہ کے دروازے اور حجرِ اسود کے درمیان والی جگہ جہاں دیوار کے ساتھ چمٹ کر دعا کرنا مسنون ہے۔

جنایت: گناہ اور جرم کو کہتے ہیں۔

دم: حالتِ احرام میں بعض ممنوع کام کرنے کی وجہ سے بھیڑ، بکری یا بڑے جانور اونٹ، گائے وغیرہ کا ذبح کرنا واجب ہو جانا۔

سعی: صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانا۔

میلین اخضرین: دو سبز نشان۔ صفا سے مروہ کی جانب کچھ دور چلنے کے بعد تھوڑے تھوڑے فاصلے پر دونوں طرف کی دیواروں اور چھت میں سبز روشنیاں لگی ہوئی ہیں۔ ان دونوں سبز نشانوں کے درمیان سعی کرنے والے مردوں کو ذرا دوڑنا ہوتا ہے۔

روانگی سے قبل کرنے کے کام

۱: سابقہ گناہوں سے تہہ دل سے توبہ کریں اور آئندہ نہ کرنے کا عزم کریں۔

۲: فرائض و واجبات (مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقۃ الفطر، قربانی، نذر و منت وغیرہ) جو ادا نہ کیے ہوں تو ان کی قضاء کریں، سب کی قضاء فی الوقت ممکن نہ ہو تو ان کی قضاء کا پختہ عزم کریں۔

۳: حج پر جانے سے پہلے کسی کا کوئی حق دینا ہو تو وہ ادا کریں، کسی کو برا بھلا کہہ دیا ہو، لڑائی جھگڑا ہوا ہو تو اس سے معاف کرا لیں، کسی کا قرض یا امانت ہو تو اسے ادا کریں، اگر فی الفور قرض ادا نہ کر سکیں تو قرض خواہ سے حج پر جانے کی اجازت اور مہلت لے لیں۔

۴: اپنے اہل و عیال کے لیے واپس آنے تک کے اخراجات کا مناسب انتظام کریں۔

۵: حج و عمرہ کے اس مبارک سفر میں اخلاص کی نیت کریں کہ ”یااللہ! میں تیری رضا اور خوشنودی اور تعمیلِ حکم کے لیے یہ سفر کررہا ہوں“، ریاکاری اور دکھلاوے سے بالکل بچیں۔

۶: تلبیہ خوب یاد کریں۔ حج و عمرہ میں تلبیہ بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے، اس لیے اسے خوب یاد کرلیں۔ تلبیہ کے کلمات دوبارہ دیکھ لیں:

”لَبَّیْكَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ“

۷: حج و عمرہ کا طریقہ اور احکام اچھی طرح یاد کریں۔ (طریقہ و احکام وغیرہ اگلے صفحات میں ملاحظہ کریں)

گھر سے روانگی

ناخن تراشیں، غیر ضروری بال صاف کریں، مونچھیں کاٹیں، خط بنوائیں، اور غسل کرلیں تو بہتر ہے ورنہ صرف وضو کرلیں۔ جب گھر سے نکلنے لگیں اور مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھیں اور سچی توبہ کریں۔ نیز سفر کی آسانی اور رضاء الہٰی کی دعا کریں اور گھر کے افراد اور حالات کو خدا تعالیٰ کے سپرد کریں۔

مسائل:

1: اگر مکروہ وقت ہو (مثلاً طلوعِ فجر کے بعد نماز اشراق تک، زوال کے وقت، نماز عصر پڑھنے کے بعد غروبِ آفتاب تک) تو نفل نہ پڑھیں بلکہ محض توبہ و استغفار اور دعا پر اکتفاء کریں۔

2: جب اپنے شہر یا دیہات کی حدود سے نکل جائیں تو نماز قصر کرنا واجب ہے۔ امام اگر مقیم ہو تو اس کے پیچھے پوری نماز پڑھیں۔ اگر امام مسافر ہو اور اس کے پیچھے پڑھیں یا

اکیلے پڑھیں تو قصر پڑھیں گے۔ فجر کی سنتیں ہر گز نہ چھوڑیں۔ باقی سنتیں آسانی ہو تو پڑھ لیا کریں اور اگر مشقت ہو تو نہ پڑھیں۔

ائیر پورٹ پر آمد

میقات سے گزرنے سے پہلے پہلے احرام باندھ لیں۔ ہوائی جہاز کے ذریعے سفر کرنے والوں کے لیے میقات آنے سے پہلے جہاز میں اعلان ہوتا ہے کہ میقات آرہا ہے، احرام باندھ لیں لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ ائیر پورٹ پر ہی احرام باندھ لیا جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ میقات کے قریب پہنچ کر انسان سو جائے اور آنکھ نہ کھلے تو بغیر احرام کے میقات سے گزرنا پڑے، اس صورت میں دم لازم آئے گا۔ احرام باندھے سے پہلے آپ کو یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ آپ کو کس قسم کا احرام باندھنا ہے؟ حج کی تین اقسام ہیں جن کی تفصیل شروع میں بیان کر دی گئی ہے، اسے دوبارہ دیکھ لیں اور جو حج کرنا ہے اسی کے مطابق احرام باندھ لیں۔

نوٹ: یمن، ہندوستان اور پاکستان سے جانے والوں کے لیے میقات "یلملم" ہے جو جدہ سے پہلے آتا ہے۔ اگر آپ کی پرواز پہلے مدینہ جاتی ہے تو احرام نہ باندھیں بلکہ مدینہ پہنچ کر اپنے متعینہ دن گزار کر جب مکہ کی جانب روانہ ہوں تو "ذوالحلیفہ" پر احرام باندھ لیں اور اگر پرواز جدہ جائے تو پھر "یلملم" پر احرام باندھ لیں۔

احرام باندھیے اور تلبیہ پڑھیے!

ائیر پورٹ پر انٹرنیشنل لاؤنج میں وضو وغیرہ کا انتظام ہوتا ہے۔ یہاں وضو کریں، خوشبو لگائیں اور احرام باندھ لیں۔ مرد اپنے سلے ہوئے کپڑے اتار لیں اور دو چادریں پہن لیں۔ ایک چادر بطور تہبند باندھیں اور دوسری چادر اوپر اوڑھ لیں کہ دونوں بازو ڈھک جائیں۔ مرد ایسی ہوائی چپل پہنیں جس سے پاؤں کی ابھری ہوئی

درمیان والی ہڈی کھلی رہے۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو سر ڈھانک کر دو رکعت نماز نفل احرام کی نیت سے پڑھ لیں۔

خواتین کو احرام باندھنے کے لیے کسی خاص قسم کا لباس پہننا ضروری نہیں ہے، اس لیے وہ معمول کے کپڑے ہی پہنے رکھیں۔ اسی طرح خواتین کے لیے کسی خاص قسم کا جوتا پہننے کی بھی ضرورت نہیں ہے بلکہ جس طرح کا جوتا پہننا چاہیں پہن سکتی ہیں البتہ چہرے کو اس طرح نہ ڈھکیں کہ کپڑا ان کے چہرے کو لگے۔ خواتین بھی دو رکعت نماز نفل احرام کی نیت سے پڑھیں۔

احرام کا مفہوم اور ابتداء

”احرام“ نام ہے حج و عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنے کا۔ لہٰذا جب نفل نماز سے فارغ ہو جائیں تو مرد حضرات سر ننگا کر لیں اور خواتین چہرے سے کپڑا اہٹا کر پردہ کر لیں۔ پردہ کرنے کے لیے نقاب والی ٹوپی پہن لیں۔ اب قبلہ رخ ہو کر اس طرح نیت کریں:

”اے اللہ! میں تیری رضا کے لیے عمرہ کرتا / کرتی ہوں، اسے میرے لیے آسان فرما اور اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرما!“

اس کے بعد مکمل تلبیہ تین بار درمیانی آواز سے پڑھیں:

”لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ“

لیجیے! آپ مُحْرِم بن گئے اور آپ پر احرام کی پابندیاں عائد ہو گئیں۔ اب تلبیہ پڑھتے رہیے... اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اسے وردِ زبان بنایئے خصوصاً فرض نماز کے بعد تلبیہ کثرت سے پڑھتے رہیے۔

نوٹ: عام طور پر حاجی پہلے جا کر عمرہ کر کے احرام ختم کر دیتے ہیں اور حج کے قریب جا کر حج کا احرام باندھ کر حج کرتے ہیں یعنی اکثر حاجی؛ حجِ تمتع کرتے ہیں، اس لیے ہم نے احرام کی نیت میں "عمرہ" کی نیت لکھ دی ہے اور آگے طریقہ بھی حجِ تمتع کا لکھا ہے کہ حاجی پہلے عمرہ کر کے احرام کھول دیں اور بعد میں 8 ذوالحجہ کو حج کا احرام مکہ ہی سے باندھ لیں لیکن اگر کسی حاجی نے حجِ اِفراد یا حجِ قِران کرنا ہو تو اسی کی نیت کر کے احرام باندھ لیں۔ قِران کی نیت یہ ہے:

"اے اللہ! میں تیری رضا کے لیے عمرہ اور حج کرتا/کرتی ہوں، ان دونوں کو میرے لیے آسان فرما اور اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرما!"

اور اگر حاجی کا ارادہ صرف حجِ افراد کرنے کا ہے تو اس کی نیت یوں کرے:

"اے اللہ! میں تیری رضا کے لیے حج کرتا/کرتی ہوں، اسے میرے لیے آسان فرما اور اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرما!"

مشورہ: بعض اوقات پرواز لیٹ ہو جاتی ہے اور احرام کی پابندیوں میں کچھ مشکل پیش آسکتی ہے۔ اس لیے مشورہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز نفل پڑھنے کے بعد نیت نہ کریں اور نہ ہی تلبیہ پڑھیں بلکہ جب جہاز میں بیٹھ جائیں اور جہاز اڑان بھر لے تب نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں۔

اہم مسئلہ:

اگر کسی عورت کو احرام باندھنے سے پہلے حیض شروع ہو جائے تو وہ بھی احرام باندھ لے اور اس کی پابندیوں پر عمل کرے۔ مکہ مکرمہ پہنچ کر مسجد حرام میں نہ جائے بلکہ انتظار کرے، جب پاک ہو جائے تو غسل کرے پھر جا کر طواف کرے اور عمرہ کرے۔

احرام کی پابندیاں

ممنوع کام:

- ◆ سر یا چہرہ ڈھانپنا (مرد سر اور چہرہ نہیں ڈھانپ سکتا البتہ خواتین سر ڈھانپیں اور چہرے کا پردہ اس طرح کریں کہ چہرے کو کپڑا نہ لگے)
- ◆ سلا ہوا کپڑا پہننا (مَردوں کے لیے)
- ◆ جسم یا احرام کی چادروں کو خوشبو لگانا
- ◆ خوشبودار تیل یا صابن لگانا
- ◆ بدن کے کسی بھی حصے کے بال کاٹنا یا مونڈنا
- ◆ ناخن کاٹنا
- ◆ بوس و کنار کرنا، شہوت سے ہاتھ لگانا، شہوت کی باتیں کرنا اور ہمبستری کرنا
- ◆ سر، جسم یا کپڑے کی جوں مارنا یا جوں مارنے کے لیے کپڑے کو دھوپ میں ڈالنا
- ◆ لڑائی جھگڑا، گالم گلوچ اور اس طرح کے دیگر گناہ کے کام کرنا
- ◆ مرد کے لیے ایسا جوتا پہننا جس سے پاؤں کی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے (البتہ عورت ہر قسم کا جوتا پہن سکتی ہے)
- ◆ مرد کے لیے جرابیں پہننا منع ہے البتہ پاؤں کو چادر یا رومال سے ڈھانپنا جائز ہے۔
- ◆ خشکی کے جانور کا شکار کرنا یا شکاری کا تعاون کرنا

نوٹ: حدود حرم میں مُحرِم اور غیر مُحرِم دونوں کے لیے شکار کرنا جائز نہیں ہے البتہ حدودِ حرم کے باہر صرف غیر مُحرِم کے لیے شکار جائز ہے۔

نوٹ: محرم کے لیے مرغی، بکری، اونٹ، گائے وغیرہ (یعنی گھریلو جانوروں) کا ذبح کرنا اور کھانا جائز ہے۔

مکروہ کام:

- بدن سے میل کچیل دور کرنا
- کپڑے یا تولیے سے منہ پونچھنا (صرف ہاتھوں سے منہ کو صاف کر لیا جائے)
- بغیر خوشبو والے صابن سے بدن دھونا
- خوشبو سونگھنا (بغیر ارادہ اگر ناک تک پہنچ جائے تو مکروہ نہیں)
- خوشبودار پھل اور پھول سونگھنا
- بالوں کو اتنی شدت سے کھجلانا کہ گرنے لگیں (آہستہ کھجلانا کہ بال نہ گریں جائز ہے)
- سر اور ڈاڑھی کے بالوں میں کنگھی کرنا
- خوشبودار کھانا (بغیر پکا ہوا) کھانا۔ (البتہ پکا ہوا خوشبودار کھانا مکروہ نہیں)

جائز کام:

- تازگی کے حصول یا گرد و غبار کو دور کرنے کے لیے غسل کرنا بشرطیکہ جسم سے میل کچیل دور نہ کرے
- عینک لگانا، چھتری استعمال کرنا جب کہ سر سے دور رہے۔
- آئینہ دیکھنا، مسواک کرنا، انگوٹھی پہننا، گھڑی پہننا
- عورت کے لیے دستانے پہننا (لیکن نہ پہننا افضل ہے اور مرد کے لیے جائز نہیں)
- احرام کی چادر پر بیلٹ باندھنا
- بغیر خوشبو ملا ہوا شربت پینا (خوشبو ملی شربت پینے سے بچنا چاہیے اگرچہ معمولی مقدار ہی کیوں نہ ہو ورنہ صدقہ واجب ہو گا)
- موذی جانوروں کو مارنا (چاہے وہ حرم ہی میں ہوں مثلاً سانپ، بچھو، بھڑ، کھٹمل وغیرہ)

مکہ مکرمہ پہنچنا

مکہ مکرمہ جب قریب آنے لگے تو ذوق وشوق سے تلبیہ پڑھیں، خدا تعالیٰ کے قرب اور اس عظیم الشان شہر کی عزت و عظمت کا دل میں استحضار کرتے ہوئے اس شہر میں داخل ہوں۔ اپنی متعینہ رہائش گاہ پر سامان رکھیں۔ پھر وضو یا غسل کر کے مسجد حرام کی طرف روانہ ہوں۔

مشورہ: چونکہ سفر لمبا ہوتا ہے اور سخت تھکاوٹ ہوتی ہے اس لیے بہتر یہ ہے کہ پہلے کھانا کھا لیں اور کچھ دیر آرام کرلیں تاکہ تھکاوٹ ختم ہو جائے اور تازہ دم ہو کر عمرہ کیا جائے۔

عمرہ کی ادائیگی

مسجد الحرام میں داخلہ:

رہائش گاہ پر سامان رکھنے کے بعد وضو یا غسل کر کے مسجدِ حرام میں داخل ہوں۔ اگر "باب السلام" سے داخل ہوں تو بہتر ہے ورنہ جس دروازہ سے بھی داخل ہوں جائز ہے۔ مسجدِ حرام میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ، رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

اعتکاف کی نیت کرلیں۔ تلبیہ اور درود شریف پڑھتے ہوئے چلتے رہیں اور برآمدے اور سیڑھیوں سے اترتے ہوئے مطاف میں داخل ہوں۔ جہاں سہولت سے جگہ ملے تو راستہ سے ہٹ کر کھڑے ہوں۔ اب کعبہ شریف پر پہلی نظر ڈالیں اور پڑھیں:

"أَللهُ أَكْبَرُ" (تین بار)، "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ" (تین بار)، درود شریف

نیز جو دعائیں مانگنا چاہیں مانگ لیں اور یہ دعا بھی مانگیں:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوذُبِكَ مِنَ غَضَبِكَ وَالنَّارِ.

طواف:

جب فرض نماز، جماعت اور سنت مؤکدہ فوت ہونے کا خطرہ نہ ہو تو طواف شروع کریں۔ طریقہ یہ ہے:

◆ طواف کی نیت کریں کہ "اے اللہ! میں تیری رضا کے لیے عمرہ کے سات چکروں کی نیت کرتا ہوں، اے اللہ! اسے میرے لیے آسان بنادے اور قبول فرما"

◆ مرد حضرات اضطباع کرلیں (یعنی دایاں کندھا ننگا کر لیں) اور بیت اللہ کی طرف رخ کر کے اس طرح کھڑے ہوں کہ آپ حجرِ اسود اور سبز ٹیوب لائٹ کی سیدھ میں آجائیں یعنی حجرِ اسود بالکل سامنے ہو اور سبز ٹیوب لائٹ پشت پر ہو۔

◆ یہاں پر درج ذیل تین کام کریں:

(۱) پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ إِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ.

(۲) پھر ہاتھ گرا دیں اور استلام کریں جس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے (گویا حجرِ اسود پر ہاتھ رکھ دیا ہے) "بِسْمِ اللّٰهِ أَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہہ کر چوم لیں۔

(۳) اس کے بعد اپنی جگہ کھڑے کھڑے دائیں جانب گھوم جائیں کہ بایاں کندھا حجرِ اسود کی طرف ہو جائے اور طواف شروع کر دیں۔

◆ طواف کرتے ہوئے نگاہ سامنے رکھیں۔ دانستہ طور پر دورانِ طواف بیت اللہ کو

دیکھنا منع ہے۔

- ◆ ہر چکر کے اختتام پر حجرِ اسود کا استلام کر کے ہاتھوں کو چوم لیں، استلام کی حالت میں آگے نہ چلیں بلکہ پاؤں اپنی جگہ پر ہی بر قرار رکھیں۔ استلام کے بعد بایاں کندھا بیت اللہ کی طرف کر کے پھر سیدھے ہو کر چلیں اور اسی ترتیب پر سات چکر مکمل کریں۔
- ◆ پہلے تین چکروں میں رمل کریں (یعنی پہلوانوں کی طرح اکڑ کر تیز تیز قدموں کے ساتھ چلیں البتہ دوڑنے اور کودنے سے احتراز کریں)
- ◆ طواف کے دوران "سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ" پڑھتے رہیں۔
- ◆ ہر چکر میں جب رکنِ یمانی پر پہنچیں تو اسے استلام کریں یعنی اسے دونوں ہاتھ یا صرف دایاں ہاتھ لگائیں (بوسہ نہ دیں) رکن یمانی پر یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

- ◆ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان جب پہنچیں تو یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

نوٹ: طواف کرتے ہوئے حجر اسود سے پہلے والا خانہ کعبہ کا (جنوب مغربی) کونہ "رکن یمانی" کہلاتا ہے۔ بعض مرتبہ اس پر خوشبو لگی ہوتی ہے، اس لیے اگر خوشبو لگی ہو یا ہجوم بہت زیادہ ہو تو ہاتھ لگائے بغیر ہی گزر جائیں اور اگر خوشبو نہ لگی ہو تو اس پر ہاتھ لگائیں۔

مسائل:

1: عمرہ کا تلبیہ حجرِ اسود کے استلام کے وقت اور حج کا تلبیہ 10 ذوالحجہ کی رمی کے وقت ختم ہو جاتا ہے۔

2: اِضطباع (مردوں کا کندھا ننگا کرنا) طواف کے ساتوں چکروں میں کریں۔ جب طواف مکمل ہو جائے تو کندھا ڈھانپ لیں۔ یاد رہے کہ کندھا ننگا رکھنا طواف کے علاوہ کسی اور جگہ سنت نہیں۔

طواف کے بعد:

- طواف کے بعد اب ملتزم (حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان کی جگہ) پر آئیں اور اس دیوار سے چمٹ کر خوب دعائیں کریں۔ البتہ ہجوم زیادہ ہونے کی صورت میں کچھ دور کھڑے ہو کر دعائیں مانگیں۔
- مقام ابراہیم کے پیچھے جا کر دو رکعت واجب الطواف اس طرح ادا کریں کہ مقام ابراہیم آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان آجائے۔ پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھنا افضل ہے۔ نماز کے بعد خوب دعائیں مانگیں۔

نوٹ: مقام ابراہیم پر اگر رش زیادہ ہو تو حرم شریف میں جہاں جگہ ملے وہاں دو رکعت واجب طواف ادا کر لیں۔

- اس کے بعد خوب زمزم پیئیں اور کچھ اپنے اوپر بھی ڈالیں۔ زمزم پی کر یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰھُمَّ إِنِّیٓ أَسْأَلُكَ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ.

سعی کا طریقہ:

- اب سعی کے لیے بیت اللہ کا استلام کریں اور باب الصفا سے "صفا" پر آئیں۔ یہاں بیت اللہ کی طرف منہ کر کے سعی کی نیت کریں کہ "اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لیے سعی کی نیت کرتا ہوں، آپ اسے میرے لیے آسان بنائیں اور اسے قبول فرمائیں!"

- دعا کی طرح ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ ”اللہ اکبر“ اور تین مرتبہ ”لَاإِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ“ کہیں، پھر درود شریف پڑھیں اور اپنے لیے اور سب مسلمانوں کے لیے دعا کریں۔ پھر وہاں سے ”مروہ“ کی طرف (بغیر دوڑے) میانہ رفتار سے چلتے آئیں۔
- میلین اخضرین (سبز لائٹیں جو سعی کی جگہ پر دیواروں اور چھت میں لگی ہوئی ہیں) کے درمیان مرد حضرات ہلکی رفتار سے دوڑیں۔ اس وقت یہ دعا پڑھیں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ.

پھر ”مروہ“ پر پہنچ کر بیت اللہ کی طرف منہ کریں اور وہی ذکر و دعا کریں جو ”صفا“ پر کیے تھے۔ ”مروہ“ پر ایسی جگہ کھڑے ہوں جہاں دوسروں کو آنے جانے میں تکلیف نہ ہو۔

- ”صفا“ سے ”مروہ“ پہنچنے پر ایک چکر مکمل ہو گیا۔ اسی طرح چھ چکر اور لگانے ہیں کہ ”مروہ“ سے ”صفا“ تک دو چکر ہو جائیں گے، پھر ”صفا“ سے مروہ تک تین اسی طرح چلتے چلتے ساتواں چکر ”مروہ“ پر ختم ہو گا۔
- جب سعی کے سات چکر پورے کر لیں تو مسجدِ حرام میں دو رکعت نماز پڑھیں۔ سعی کے بعد کے یہ نفل مستحب ہیں۔

حلق یا قصر کروانا:

سعی کرنے کے بعد حلق یا قصر کروائیں یعنی سر کے سارے بال منڈوائیں یا اگر بال لمبے ہیں تو انگلی کے پورے کے برابر کاٹ دیں۔ حلق کروانا افضل اور قصر کروانا جائز ہے۔ عورتیں تمام بال ایک جگہ جمع کر کے انگلی کے پورے کے برابر کاٹ لیں۔

مسائل:

1: قصر میں کم از کم درجہ یہ ہے کہ سر کے چوتھائی حصہ کے بال ایک پورے کے برابر

کاٹ لیے جائیں۔ اگر اس سے کم کسی نے کاٹے تو احرام نہیں کھلے گا۔

2: بعض لوگ قینچی سے محض ایک دو جگہوں کے بال کاٹ لیتے ہیں (جو سر کے چوتھائی حصہ سے ایک پورے کے برابر کاٹنے سے یقیناً کم بنتے ہیں) اور سمجھتے ہیں کہ احرام کھل گیا... تو ان کا احرام ہرگز نہیں کھلتا۔ چنانچہ اگر اس طرح بال کاٹ کر سلے ہوئے کپڑے پہن لیے تو ایک پورا دن یا ایک پوری رات یا اس سے زائد وقت پہنے رہنے کی صورت میں دم لازم ہو گا، اس لیے اس میں احتیاط ضروری ہے۔

مبارک ہو! عمرہ مکمل ہو گیا

آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا ہے۔ اب نہا دھو کر احرام کی چادریں اتار دیجیے۔ اب احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں۔ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیجیے کہ اس نے یہ توفیق عطا فرمائی۔ ایام حج آنے میں جتنے دن باقی ہوں تو انہیں زیادہ سے زیادہ عبادات میں گزاریں۔ تلاوت، اذکار، درود شریف، نوافل، طواف، عمرے، صدقہ وخیرات اور دیگر نیک کام زیادہ سے زیادہ بجالاتے رہیں۔

حج قران والے متوجہ ہوں

جس شخص نے حجِ قران کا احرام باندھا تھا وہ طوافِ عمرہ؛ رمل اور اضطباع کے ساتھ کرے گا، مقامِ ابراہیم پر نفل ادا کر کے صفا اور مروہ کی سعی بھی کرے گا البتہ سعی کے بعد حلق یا قصر نہ کروائے اور نہ ہی احرام اتارے بلکہ بدستور احرام میں رہے۔ یہ طواف؛ طوافِ عمرہ شمارہ ہو گا۔ اس کے علاوہ قارن کے ذمہ ایک طواف؛ طواف قدوم بھی ہے جس کے ساتھ یہ سعی بھی کرے گا۔ گویا قارن کے لیے دو طواف اور دو سعی ہیں۔ قارن اب 8 ذوالحجہ کو منیٰ جائے گا اور حج کے ارکان پورے کرے گا البتہ سعی نہ کرے کیونکہ وہ طوافِ قدوم کے ساتھ سعی کر چکا ہے اور یہی

افضل ہے کہ طواف قدوم کے بعد سعی کرے۔

حج افراد والے متوجہ ہوں

جس شخص نے حجِ افراد کا احرام باندھا تھا وہ مکہ پہنچ کر طوافِ قدوم بغیر رمل اور اضطباع کے کرے (اس کی سعی طوافِ زیارت کے بعد افضل ہے اور طوافِ قدوم کے ساتھ جائز ہے) اور حالتِ احرام ہی میں رہے، اس دوران مزید طواف نفل کرتا رہے، ان میں نہ اضطباع ہے نہ رمل، نہ دو رکعت واجب الطواف اور نہ ہی استلام۔ اب ایامِ حج آنے پر اسی احرام کے ساتھ حج کے تمام ارکان پورے کرلے۔

حج کا طریقہ

حج کے پانچ دن ہیں۔ 8 ذوالحجہ سے 13 ذوالحجہ تک۔ 7 ذوالحجہ کے دن احرامِ حج کی تیاری مکمل کر لیں۔ ناخن تراشیں، مونچھیں کاٹیں، غیر ضروری بال صاف کریں اور غسل کریں۔ آپ نے 8 ذوالحجہ کو منیٰ کے لیے روانہ ہونا ہے اور وہاں پانچ دن کا قیام ہو گا، اس کے لیے درج ذیل ضروری سامان ساتھ لے لیں:

☆مسواک
☆ایک عدد چٹائی یا دری
☆کپڑوں کا ایک جوڑا
☆جائے نماز
☆پانی کی بوتل (گلے میں لٹکانے والی)
☆احرام کی زائد چادریں
☆چھتری ایک عدد
☆ قربانی کا کوپن
☆ایک ہوا والا تکیہ
☆ایک گرم چادر (حسب ضرورت)
☆ بسکٹ
☆ضروری ادویات
☆نزلہ زکام اور کھانسی کی دوا
☆موبائل کا چارجر یا پاور بینک

یہ سب چیزیں ایک بیگ میں رکھ لیں اور بقیہ تمام سامان اپنی مکہ مکرمہ والی رہائش پر چھوڑ دیں۔

اب حج کے دنوں کے اعمال ہر دن کے اعتبار سے تحریر کیے جاتے ہیں۔

حج کا پہلا دن 8 ذوالحجہ

☆ جس طریقے سے عمرہ کا احرام باندھا تھا اسی طریقے سے حج کا احرام باندھ لیں۔ ممکن ہو تو حرم شریف میں آئیں۔ یہاں آکر مستحب یہ ہے کہ پہلے طواف کریں اور اس کے بعد احرام کے لیے دو رکعت نفل پڑھیں۔ لیکن اگر طواف نہ کر سکیں تو احرام کی نیت سے دو رکعت نفل ادا کریں۔ مکروہ وقت کی صورت میں نفل پڑھے بغیر احرام کی نیت کر کے تلبیہ کہیں۔ اگر حرم شریف میں آنا ممکن نہ ہو تو اپنی رہائش گاہ پر ہی احرام باندھ لیں۔

☆ حج کی نیت یوں کریں کہ ”اے اللہ! میں تیری رضا کے لیے حج کی نیت کرتا ہوں، اس کو قبول فرما اور میرے لیے آسان فرما!“

پھر حج کے احرام کی نیت سے درمیانی آواز میں تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں:

”لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ“

اب آپ پھر سے مُحرِم بن گئے اور احرام کی پابندیاں آپ پر عائد ہو گئیں۔

نوٹ: اگر آپ نے حج اِفراد یا حج قِران کرنا ہے تو جو احرام ابتداء میں باندھا تھا وہی کافی ہے، نیا احرام باندھنے کی ضرورت نہیں۔ اسی احرام سے حج کی ادائیگی کریں۔

☆ طلوعِ آفتاب کے بعد منیٰ کی طرف روانہ ہوں۔ سواری پر سوار ہوتے، اترتے، صبح شام نمازوں کے بعد اور حاجیوں سے ملتے ہوئے کثرت سے تلبیہ پڑھیں۔ مرد بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ آواز سے، تلبیہ جب بھی پڑھیں تو تین بار ہو۔ نیز اس دعا کو بھی مانگتے رہیں:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوذُبِكَ مِنَ غَضَبِكَ وَالنَّارِ.

☆ منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھنا مسنون ہے:

8ذوالحجہ کی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور 9ذوالحجہ کی فجر

حج کا دوسرا دن 9ذوالحجہ

☆ 9 ذوالحجہ کی نمازِ فجر منیٰ میں پڑھیں۔ اس کے بعد تکبیر تشریق (أَللّٰهُ أَكْبَرُ أَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ) کہیں۔ تلبیہ پڑھیں، ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد عرفات جانے کی تیاری کریں۔ ضرورت کا سامان ساتھ لے کر پر سکون اور اطمینان سے روانہ ہوں۔ راستے میں اذکار (جو اوپر ذکر کیے گئے) درود شریف، دعا، تلبیہ وغیرہ زیادہ سے زیادہ پڑھتے رہیں۔

☆ کوشش کریں کہ زوال سے پہلے پہلے عرفات پہنچ جائیں، وہاں پہنچ کر کھانا کھائیں، آرام کریں۔ پھر وضو یا غسل کریں البتہ غسل کرنا افضل ہے۔

☆ وقوفِ عرفہ کا وقت زوال کے بعد شروع ہو جاتا ہے، اس لیے زوال کے بعد وقوف شروع کریں۔ خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں۔ شام تک تلبیہ، استغفار، چوتھا کلمہ پڑھتے رہیں، دعائیں گڑگڑا کر مانگتے رہیں، وقوف کھڑے ہو کر کرنا مستحب ہے اور بیٹھ کر کرنا جائز ہے۔

☆ میدانِ عرفات میں ظہر اور عصر کی نماز پڑھنی ہوتی ہے، اس لیے ظہر کے وقت میں ظہر کی نماز اور عصر کے وقت میں عصر کی نماز (اذان و قامت و جماعت کے ساتھ) اپنے اپنے خیموں میں ہی ادا کریں۔

مسئلہ:

عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کے ساتھ ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی کرنا جائز ہے لیکن اس کے لیے چند شرائط ہیں۔ مثلاً اس مسجد کا امام؛ امام المسلمین یا اس کا

نائب ہو۔ یہ امام امام المسلمین کا نائب ہوتا ہے۔ نمازیں اکٹھی کرنے کی ایک شرط یہ ہے کہ یہ دونوں نمازیں ظہر کے وقت میں اکٹھی کی جائیں، اگر ظہر کا وقت گزر کے عصر کا وقت شروع ہو گیا تو بھی درست نہیں۔ ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر امام مقیم ہو تو نماز پوری پڑھائے اور اگر مسافر ہو تو قصر کرے لیکن یہ امام عموماً مقیم ہونے کے باوجود قصر کرتا ہے جو کہ جمہور فقہاء کے نزدیک درست نہیں۔ لہٰذا اگر یہ تحقیق ہو جائے کہ امام مسافر ہے اور نمازیں قصر کی ہیں تو احناف کا اس امام کی نمازوں میں شریک ہونا صحیح ہے۔ اگر تحقیق نہ ہو یا یہ تحقیق ہو کہ اس نے مقیم ہونے کے باوجود نماز قصر کی ہے تو احناف پر لازم ہے کہ دونوں نمازوں کو اپنے اپنے وقت میں اپنے خیموں میں ادا کریں۔ چونکہ خیموں میں امام المسلمین میسر نہیں ہوتا اس لیے ظہر و عصر خیموں میں اکٹھی کرنا جائز نہیں بلکہ یہ نمازیں اپنے اپنے وقت میں پڑھی جائیں۔

☆ جب میدانِ عرفات میں سورج غروب ہو جائے تو مغرب پڑھے بغیر مزدلفہ کی طرف روانہ ہوں۔ راستے میں ذکر اللہ، درود شریف اور تلبیہ کی کثرت کریں۔ مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء اکٹھی ادا کریں جس کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کے وقت میں ایک ہی اذان اور ایک ہی اقامت کے ساتھ پہلے مغرب کے فرض پڑھیں، پھر فوراً بعد عشاء کے فرض پڑھیں، بعد میں پہلے مغرب کی سنتیں پڑھیں، پھر عشاء کی دو سنتیں پڑھیں اور آخر میں تین رکعات وتر پڑھیں۔

مسائل:

1: مغرب سے پہلے عرفات کا چھوڑنا جائز نہیں۔ اگر کوئی شخص غروب سے پہلے عرفات سے نکل گیا اور دوبارہ واپس نہ آیا تو دم لازم آئے گا۔ ہاں اگر غروب سے پہلے ہی واپس آ گیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔

2: مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کے فرض ملا کر پڑھنا واجب ہے البتہ باجماعت پڑھنا

شرط نہیں بلکہ سنت مؤکدہ ہے۔ اگر چند رفقاء ہوں تو دونوں نمازوں کی جماعت کرا لیں اور اگر کسی کو جماعت نہ مل سکے تو اکیلا پڑھ لے۔

3: اگر مغرب کے فرائض پڑھ کر سنتیں بھی ساتھ پڑھ لیں تو عشاء کے لیے دوبارہ اقامت کہی جائے البتہ اذان پہلی ہی کافی ہے۔

4: وقوفِ عرفہ فرض ہے اور حج کا رکن ہے۔

☆ رات مزدلفہ میں قیام کریں۔ ذکر واذکار، تلاوت، درود شریف، توبہ واستغفار، دعائیں اور تلبیہ کا ورد جاری رکھیں۔ کچھ دیر آرام بھی کر لیں۔

☆ مزدلفہ میں 70 کنکریاں چن کر کسی تھیلی یا پلاسٹک کی بوتل میں محفوظ کر لیں۔ کنکریوں کا سائز چھوٹے یا بڑے چنے کے برابر ہو۔

حج کا تیسرا دن 10 ذوالحجہ

◆ .... 10 ذوالحجہ کو صبح صادق کے بعد اندھیرے ہی میں اذان دیں، فجر کی سنتیں پڑھیں پھر فجر کے فرض؛ جماعت کے ساتھ ادا کریں۔ نماز کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر تسبیحاتِ فاطمی، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور چوتھا کلمہ پڑھیں، تلبیہ کثرت سے پڑھیں اور دعا کے لیے دونوں ہاتھ پھیلائیں۔ اپنی ذات کے لیے، اہل وعیال کے لیے، والدین، دوست واحباب، امت مسلمہ اور اپنے ملک کے لیے خوب دعائیں کریں۔ روشنی خوب پھیلنے تک یہی عمل جاری رکھیں۔ یہ وقوفِ مزدلفہ ہے۔

مسائل:

1: وقوفِ مزدلفہ واجب ہے اور اس کا وقت صبح صادق سے لے کر طلوعِ آفتاب تک ہے۔ البتہ صبح کی روشنی خوب پھیلنے تک وقوف کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

2: بغیر عذر وقوفِ عرفہ ترک کرنے سے دم واجب ہو گا۔

◆ .... جب سورج نکلنے والا ہو تو مذکورہ اذکار اور کثرتِ تلبیہ کے ساتھ منیٰ کی جانب روانہ ہوں اور وہاں موجود اپنی رہائش گاہ پہنچیں۔

◆ .... منیٰ میں آپ نے تین دن رہنا ہے یعنی 10 ذوالحجہ، 11 ذوالحجہ اور 12 ذوالحجہ۔ نیز طوافِ زیارت کے لیے انہی تین دنوں میں سے کسی ایک دن مکہ جانا ہو گا۔

◆ .... منی پہنچ کر یہ تین کام ترتیب سے کریں:

پہلا کام: جمرہ عقبہ کی رمی

جمرات پر جائیں اور صرف جمرہ عقبہ کی رمی کریں یعنی اس پر سات کنکریاں ماریں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جمرہ سے کم از کم پانچ ہاتھ کے فاصلے سے ہر کنکری "بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" کہہ کر جمرہ کے ستون کی جڑ میں ماریں۔ کنکری کا جمرہ کی جڑ میں یا اس کے نزدیک کے احاطہ میں گرنا ضروری ہے۔ کنکری مارنے کے ساتھ یہ دعا پڑھنا بہتر ہے:

رَغْمًا لِلشَّيْطٰنِ وَحِزْبِهٖ، أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْياً مَشْكُوْرًا وَذَنْباً مَغْفُوْرًا.

مسائل:

1: آج کی رمی کا مسنون وقت طلوعِ شمس سے زوالِ آفتاب تک ہے، پھر غروبِ آفتاب تک بلا کراہت جائز ہے اور غروبِ آفتاب سے لے کر صبح صادق تک جائز تو ہے لیکن مکروہ ہے البتہ خواتین اور ضعیفوں کے لیے مکروہ نہیں ہے۔

2: جمرہ عقبہ کو کنکری مارتے ہی تلبیہ پڑھنا ختم کر دیں۔

3: آج کی رمی کے بعد وہاں ٹھہر کر دعا کرنا مسنون نہیں۔ رمی کر کے واپس چلے جائیں۔

دوسرا کام: قربانی کرنا

رمی کے بعد دوسرا کام "قربانی" ہے۔ حجِ قران اور حجِ تمتع کی صورت میں قربانی واجب ہے اور حجِ افراد والوں کے لیے واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

مسائل:

1: قربانی کے تین دن ہیں یعنی 10، 11، 12 ذوالحجہ البتہ پہلے دن کرنا افضل اور دوسرے یا تیسرے دن کرنا جائز ہے۔

2: حجِ قران اور حجِ تمتع کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ جب تک قربانی نہ کر لیں اس وقت تک احرام نہ کھولیں۔ اگر قربانی دوسرے دن یا تیسرے دن کی تو اس وقت تک احرام نہ کھولیں بلکہ اس وقت تک احرام میں رہنا لازم ہے۔

3: قربانی خود کرنا بہتر ہے لیکن اگر کسی بااعتماد آدمی، بااعتماد بینک یا کسی اور بااعتماد ادارہ کے ذریعے بھی کروائیں تو جائز ہے۔ اگر کسی بینک یا ادارہ سے کروائیں تو وہ ادارہ جو وقت قربانی کا بتائے اس سے پہلے حلق یا قصر کروا کر احرام کھولنا جائز نہیں۔

4: حج کی قربانی کے جانور میں وہی شرائط ضروری ہیں جو عید الاضحیٰ کی قربانی کے جانور میں ضروری ہوتی ہیں۔

5: جو لوگ صاحب وسعت ہوں اور حج کے ایام میں مقیم ہوں تو ان پر عید الاضحیٰ کی قربانی بھی واجب ہے۔

6: حجِ تمتع اور حجِ قران کی قربانی کا حدودِ حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے اور عید الاضحیٰ کی قربانی حدودِ حرم یا اس کے علاوہ کسی اور جگہ بھی کرائیں تو جائز ہے۔ اپنے ملک میں بھی کرا سکتے ہیں۔

تیسرا کام: حلق یا قصر کرنا

قربانی کے بعد تیسرا کام حلق یا قصر کروانا ہے۔ (اس کی تفصیل عمرہ کے

طریقہ میں ملاحظہ فرمالیں۔)

مسائل:

1: حج کا حلق یا قصر منیٰ میں کرانا سنت ہے اور حدودِ حرم میں ہر جگہ جائز ہے۔ ہاں اگر حدودِ حرم سے باہر جا کر حلق یا قصر کرایا تو دم لازم ہو گا۔

2: مذکورہ تینوں کام (جمرہ عقبہ کی رمی، قربانی، حلق یا قصر) میں ترتیب واجب ہے۔ اگر کسی نے ان کاموں میں ترتیب ملحوظ نہ رکھی مثلاً رمی سے پہلے قربانی کرلی، قربانی سے پہلے حلق یا قصر کرا لیا یا رمی سے پہلے حلق کرا لیا تو ان تمام صورتوں میں دم لازم آئے گا۔

3: یہ تین کام کرنے سے حاجی احرام سے نکل جائے گا۔ اب اس پر احرام کی پابندی لازم نہیں البتہ بیوی سے صحبت کرنا اور بوس و کنار کرنا طواف زیارت کرنے تک حلال نہ ہو گا۔

حج کا اہم رکن طواف زیارت:

طوافِ زیارت کرنا فرض اور حج کا رکن ہے۔ رمی، قربانی اور قصر یا حلق کے بعد 10 ذوالحجہ کو ہی طوافِ زیارت کرنا سنت ہے اور 11 اور 12 کو کرنا بھی جائز ہے۔ اس لیے احرام کھول کر عام کپڑوں میں طواف زیارت کے لیے مکہ مکرمہ جائیں اور طواف زیارت کرلیں۔ جب طواف کر چکیں تو واپس منیٰ آجائیں اور رات کا قیام منیٰ میں کریں۔

مسائل:

1: 10 ذوالحجہ کے 4 افعال (رمی، قربانی، حلق یا قصر اور طوافِ زیارت) میں سے پہلے تین افعال میں ترتیب واجب ہے لیکن طوافِ زیارت اور تین مذکورہ افعال کے درمیان ترتیب واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

2: طوافِ زیارت کا وہی طریقہ ہے جو عمرہ کے طریقے میں گزرا۔ طوافِ زیارت کے بعد حج کی سعی کریں۔ اگر حج کی سعی پہلے کرلی ہے (مثلاً مفرد یا قارن نے طوف قدوم کے بعد کرلی ہو یا متمتع نے 8 ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھا اور منیٰ میں جانے کے بجائے بیت اللہ گیا اور وہاں نفلی طواف کیا اور اس کے بعد سعی کرلی) تو اب طوافِ زیارت کے بعد سعی کرنے کی حاجت نہیں صرف طواف کرنا کافی ہے۔

3: طوافِ زیارت کے بعد تمام ممنوعات حلال ہو جاتے ہیں حتی کے بیوی کے ساتھ بوس و کنار اور ہمبستری بھی حلال ہو جاتی ہے۔

4: اگر کسی نے 12 ذوالحجہ کے غروب کے بعد طواف زیارت کیا، اس سے پہلے نہ کیا تو اس پر دم لازم ہو جائے گا۔

5: عورت کے لیے ایام کی حالت میں طوافِ زیارت کرنا حرام ہے، اس لیے اسے چاہیے کہ اب طواف بالکل نہ کرے بلکہ جب پاک ہو کر غسل کر لے تو اس وقت طوافِ زیارت اور سعی کرے۔ اس مجبوری کی وجہ سے 12 ذوالحجہ کے ایام بھی گزر جائیں تب بھی کوئی حرج نہیں۔ اس تاخیر کی وجہ سے اس پر کوئی دم واجب نہیں ہو گا۔

حج کا چوتھا دن 11 ذوالحجہ

آج تینوں جمرات کی رمی کرنی ہے۔ پہلے جمرہ اولیٰ کی، پھر جمرہ وسطیٰ کی اور آخر میں جمرہ عقبہ کی۔ اس لیے اپنے ساتھ 21 کنکریاں لے جائیں۔ احتیاطاً دو چار کنکریاں زائد بھی ساتھ رکھیں تو اچھا ہے۔ (رمی کا طریقہ پہلے لکھا جا چکا ہے، اسے دوبارہ دیکھ لیں) جب جمرہ اولیٰ کی رمی سے فارغ ہو جائیں تو ذرا آگے بڑھ کر قبلہ رخ کھڑے ہوں اور ہاتھ اٹھا کر دعا کریں۔ اس کے بعد جمرہ وسطیٰ کی رمی کریں اور اسی طرح ذرا آگے بڑھ کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کریں۔ اس کے بعد جمرہ عقبہ پر جائیں اور رمی کریں لیکن اس رمی کے بعد وہاں دعا کے لیے نہ ٹھہریں بلکہ بغیر

دعا مانگے واپس اپنی رہائش گاہ پر آجائیں۔ باقی وقت جتنا زیادہ ہو سکے تلاوت، ذکر اور دعا میں گزاریں اور فضولیات سے بچتے رہیں۔

مسائل:

1: آج کی رمی کا وقت زوال کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔ زوال سے غروب تک کا وقت مستحب وقت ہے۔ اگر اس وقت عذر ہو مثلاً ہجوم بہت زیادہ ہو یا ناقابل برداشت تکلیف کا خطرہ ہو تو مغرب یا عشاء کے بعد بھی بلا کراہت جائز ہے لیکن بلا عذر غروبِ آفتاب کے بعد سے لے کر بارھویں ذوالحجہ کی صبح صادق تک مؤخر کرنا مکروہ ہے۔

2: آج کی رمی زوال سے پہلے کرنا جائز نہیں ہے، اس لیے کہ زوال سے پہلے 11 ذوالحجہ کی رمی کا وقت شروع ہی نہیں ہوتا۔ اگر کسی نے غلطی سے یہ رمی زوال سے پہلے کی تو وقت شروع ہونے پر دوبارہ کرنی واجب ہوگی ورنہ دم لازم ہوگا (جس کی تفصیل آگے آرہی ہے)

حج کا پانچواں دن 12 ذوالحجہ

آج کے دن بھی تینوں جمرات کی رمی کرنی ہے۔ اس کا طریقہ کار اور اوقات 11 ذوالحجہ کی رمی کی طرح ہیں۔

مسائل:

1: 12 ذوالحجہ کو غروبِ آفتاب سے پہلے منیٰ سے مکہ آنا چاہیں تو جائز ہے۔ اگر غروب منیٰ میں ہی ہو گیا تو اب آنا جائز تو ہے لیکن مکروہ ہے، تاہم دم وغیرہ لازم نہ ہو گا۔ اگر منیٰ میں ہی 13 ذوالحجہ کی صبح صادق ہو گئی تو اب منیٰ سے آنا جائز نہیں بلکہ 13 ذوالحجہ کی رمی کرنا واجب ہے، نہ کی تو دم لازم ہو گا۔

2: 13 ذوالحجہ کے دن رمی کا اصل وقت وہی ہے کہ زوال کے بعد کی جائے تاہم صبح

صادق سے لے کر زوال سے پہلے پہلے کراہت کے ساتھ جائز ہے۔

مبارک ہو! حج مکمل ہو گیا

آپ کا حج مکمل ہوا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیجیے کہ اس نے یہ توفیق عطا فرمائی۔ بقیہ جتنے ایام مکہ مکرمہ میں قیام ہو تو زیادہ سے زیادہ عبادات میں گزاریں۔ تلاوت، اذکار، درود شریف، نوافل، طواف، عمرے، صدقہ وخیرات اور دیگر نیک کام بجا لاتے رہیں۔ اس موقع کو اپنے لیے سعادت بھی سمجھیں اور غنیمت بھی کہ نا معلوم یہ موقع پھر نصیب ہوتا ہے یا نہیں؟

چند اہم مسائل

ذیل میں چند اہم مسائل ذکر کیے جاتے ہیں جو حج وعمرہ کے دوران عام طور پر پیش آتے ہیں:

طواف کے متعلق مسائل:

1: طواف کے دوران نظر سامنے رکھیں، استلام وغیرہ کے علاوہ طواف کے دوران چہرہ اور سینہ بیت اللہ کی طرف کرنا جائز نہیں۔

2: طواف کرنے والا شخص نمازی کے سجدہ کی جگہ کو چھوڑ کر آگے سے گزر سکتا ہے۔

3: طوافِ زیارت کے چکروں میں اگر شک ہو جائے تو ظنِ غالب پر عمل نہ کریں بلکہ یہ چکر دوبارہ لگائیں (یعنی کم کا اعتبار کرتے ہوئے طواف پورا کریں) طواف واجب کا بھی یہی حکم ہے۔ ہاں اگر ان کے علاوہ کوئی طواف ہو تو اس میں شک کی صورت میں ظنِ غالب پر عمل کرنا جائز ہے۔

4: دورانِ طواف تلاوت کے بجائے ذکر واذکار جو منقول ہیں، ان کا پڑھنا افضل ہے، کسی سے جائز کلام کرنے کی گنجائش تو ہے لیکن نہ کرنا افضل ہے، کھانا تو مکروہ ہے البتہ

پینا جائز ہے۔

5: نماز جنازہ، فرض کی جماعت یا دوبارہ وضو کے لیے طواف کے دوران جائیں تو واپس آکر اسی جگہ سے شروع کریں اور باقی طواف پورا کریں تو یہ جائز صورت ہے لیکن از سر نو طواف کرنا افضل صورت ہے جبکہ چار چکروں سے کم کیا ہو۔

6: طوافِ زیارت جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں کیا تو سخت گناہ کا ارتکاب کیا، اس صورت میں ایک اونٹ یا ایک گائے سالم ذبح کرنی واجب ہے اور توبہ واستغفار بھی لازم ہے۔ اسی طرح اگر کسی نے طوافِ قدوم یا طوافِ وداع یا طوافِ نفل جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں کیا یا طوافِ زیارت بے وضو کیا تو ایک بکری ذبح کرنی واجب ہے اور توبہ واستغفار بھی لازم ہے البتہ مذکورہ سب صورتوں میں طہارت کے ساتھ طواف دوبارہ کر لینے سے اونٹ وگائے یا بکری ساقط ہو جائے گی۔

7: جو طواف بے وضو کیا ہو اسے طہارت کے ساتھ دوبارہ کرنا مستحب ہے اور جو طواف حالت جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں کیا ہو تو اسے طہارت کے ساتھ دوبارہ کرنا واجب ہے۔

8: عمرہ کے طواف کا ایک چکر بھی بغیر وضو کے کیا تو دم لازم ہے البتہ اگر یہ طواف طہارت کے ساتھ دوبارہ کر لیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔

رمل اور اضطباع کے متعلق مسائل:

1: رمل اور اضطباع اس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی ہو اور یہ طواف نفلی نہ ہو۔ اگر نفلی طواف ہو تو یہ دونوں سنت نہیں اگرچہ اس کے بعد سعی کرنی ہو۔

2: عمرہ کرنے والے اپنے طواف میں رمل اور اضطباع کریں۔

3: جن پر طوافِ قدوم ہے (یعنی مفرد اور قارن) وہ طوافِ قدوم میں رمل اور اضطباع کریں جبکہ اس کے بعد سعی کرنی ہو۔

4: اگر حاجی نے طوافِ زیارت کے بعد سعی کرنی ہو تو اس میں رمل ہو گا، چونکہ طوافِ زیارت عموماً سادہ کپڑے پہن کر ہوتا ہے اس لیے اس میں اضطباع نہیں ہو گا البتہ اگر احرام کی چادریں نہ اتاری ہوں تو اضطباع بھی کرلیں۔

5: جہاں رمل کرنا تھا لیکن ایک یا تینوں چکروں میں بھول گیا تو آخری چار چکروں میں سے کسی چکر میں بھی نہ کریں کیونکہ ان میں رمل نہ کرنا سنت ہے۔

سعی کے متعلق مسائل:

1: سعی کے چکروں میں شک ہو جائے تو کم چکروں کا اعتبار کریں۔ مثلاً پانچ اور چھ میں شک ہو جائے تو پانچ سمجھیں اور باقی دو پورے کریں۔

2: **متمتع کی سعیِ حج:** حجِ تمتع کرنے والے پر طوافِ قدوم نہیں ہے، اس لیے یہ حج کے احرام کے بعد کوئی نفلی طواف کر کے اس کے بعد سعی کر سکتا ہے (مثلاً متمتع نے حج کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ سے منیٰ کو جانے سے پہلے کوئی نفلی طواف کر کے اس کے بعد سعی کرلی تو جائز ہو جائے گی) لیکن افضل و بہتر یہ ہے کہ طوافِ زیارت کے بعد سعی کرے۔ اگر کسی نے طوافِ زیارت کے بعد سعی نہ کی تو طوافِ صدر کے بعد کرلے۔

3: سعی کے دوران نمازِ جنازہ، فرض نماز یا دوبارہ وضو کرنے کے لیے جانا جائز ہے۔ واپس آکر وہیں سے شروع کریں اور باقی چکر پورے کر لیں۔

4: سعی کے دوران کھانا پینا جائز ہے تاہم کھانے میں مشغول نہ ہونا چاہیے۔

رمی سے متعلق مسائل:

1: مرد و خواتین پر لازم ہے کہ اپنی رمی خود کریں، بلاعذرِ شرعی کسی دوسرے کو نائب بنا کر رمی کرنا جائز نہیں، البتہ تین طرح کے افراد کسی اور کو رمی کرنے کے لیے نائب بنا سکتے ہیں:

♣ ایسا مریض جو بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو، کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکتا ہو۔

♣ ایسا آدمی جو بیماری یا کمزوری کی وجہ سے جمرات تک نہ جا سکتا ہو اور سواری بھی میسر نہ ہو۔

♣ ایسا مریض جو سواری پر جا تو سکتا ہے لیکن جانے کی وجہ سے مرض بڑھنے کا سخت خطرہ ہو۔

2: درج بالا تین قسم کے افراد اگر کسی کو نائب بنائیں تو ضروری ہے کہ وہ خود کسی دوسرے کو رمی کا حکم دیں یعنی دوسرے کو یوں کہیں کہ آپ جا کر میری طرف سے رمی کریں۔ اگر ان معذور افراد نے کسی دوسرے کو حکم نہ دیا اور دوسرے مثلاً دوست یا شوہر یا مَحْرَم نے اپنی جانب سے اس کی رمی بھی کر دی تو شرعاً یہ رمی معتبر نہ ہو گی۔

3: دس ذوالحجہ کی رمی (صرف جمرہ عقبہ) دن یا رات کو نہ کی یہاں تک کہ 11 ذوالحجہ کی صبح صادق ہو گئی تو اب اس رمی کی قضاء کرنا ہو گی اور دم بھی لازم ہو گا۔ یہی مسئلہ ہر دن کی رمی کا ہے کہ اگر دن یا آئندہ رات کو نہ کی تو اس کی قضا کرنی ہو گی اور دم بھی ہو گا۔ 10، 11، اور 12 ذوالحجہ کی رمی 13 ذوالحجہ کے غروب آفتاب تک قضا کر سکتے ہیں، اس کے بعد قضا نہیں ہو سکتی البتہ 13 ذوالحجہ کو منیٰ میں رہنے کی صورت میں 13 ذوالحجہ کی رمی رہ گئی تو اس کی قضا کا کوئی وقت متعین نہیں ہے، جب چاہیں اس کی قضا کر سکتے ہیں۔

4: اگر کسی نے تینوں دن کی رمی نہیں کی یا ایک دن کی نہیں کی یا کسی ایک دن میں تینوں رمیوں میں سے ایک فوت کر دی تو ان سب صورتوں میں ایک ہی دم لازم ہو گا البتہ گناہ بقدر جرم ہو گا۔

حج میں نمازوں کے قصر و اتمام کا مسئلہ:

نماز میں قصر اور اِتمام کا مدار اس بات پر ہوتا ہے کہ مسافر جب ایک معین

مقام میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت کر لے تو وہ مقیم ہو جاتا ہے اور اس کے ذمہ پوری نماز پڑھنا ضروری ہے۔ اگر پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت ہو تو نماز قصر کرے گا۔ حجاج کرام نے چونکہ ان ایام میں موقع بموقع مکہ مکرمہ اور مشاعرِ مقدسہ (منیٰ، مزدلفہ، عرفات) میں موجود ہونا ہے اس لیے ان جگہوں کی تحقیق ضروری ہے کہ ان میں اتصال ہے یا نہیں؟ چنانچہ پہلے 1420ھ میں پھر 1424ھ میں معتبر علماء کرام اور مفتیان عظام نے بذاتِ خود مشاہدہ کیا اور وہاں کے مقامی حضرات سے بھی تحقیق کی تو یہ بات سامنے آئی کہ مکہ مکرمہ کی آبادی اب منیٰ سے متجاوز ہو چکی ہے اور منیٰ اب مکہ مکرمہ کا ایک محلہ بن چکا ہے... اسی طرح (1424ھ کے مشاہدے کے مطابق) مزدلفہ بھی مکہ مکرمہ کی آبادی سے عزیزیہ کی جانب سے متصل ہو چکا ہے، اس لیے اب قصر واِتمام کے بارے میں مزدلفہ کا حکم بھی مکہ مکرمہ اور منیٰ ہی کے حکم میں ہے۔ اس لیے اب قصر واتمام کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جن حجاج کرام کا مکہ مکرمہ میں (اپنے وطن یا مدینہ منورہ وغیرہ سے) آمد سے لے کر منیٰ ومزدلفہ میں قیام اور اس کے بعد مکہ مکرمہ میں قیام کا عرصہ ملا کر وہاں کے واپسی سفر کرنے تک کم از کم پندرہ دن کا وقت بن رہا ہو تو وہ ان سب مقامات پر نماز پوری پڑھیں گے، اس مدت میں منیٰ اور مزدلفہ میں رات گزارنا ان کے مقیم ہونے میں مانع نہیں ہو گا اور عرفات میں چونکہ صرف دن کا قیام ہوتا ہے اس لیے وہاں بھی اتمام ہو گا۔

صاحبِ نصاب پر مالی قربانی کے وجوب وعدم وجوب کا مسئلہ:

مذکورہ تفصیل کے مطابق (کہ مکہ مکرمہ میں آمد سے لے کر منیٰ ومزدلفہ میں قیام اور اس کے بعد مکہ مکرمہ میں قیام کا عرصہ ملا کر وہاں کے واپسی سفر کرنے تک کم از کم پندرہ دن کا وقت بن رہا ہو) اگر کوئی صاحبِ نصاب شخص مقیم قرار پاتا ہے تو اس پر مال والی قربانی بھی واجب ہو گی۔

جنایت کے متعلق بعض اہم مسائل

بغیر احرام میقات سے گزرنا:

اگر کسی شخص نے میقات سے احرام نہیں باندھا بلکہ بغیر احرام کے میقات سے گزر گیا ہو تو اس صورت میں اس پر دم واجب ہو گا۔ اس شخص پر لازم ہے کہ کسی میقات پر چلا جائے، وہاں سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ آجائے تو اس طرح کرنے سے اس کے ذمہ سے دم ساقط ہو جائے گا۔

مرد کا چہرہ یا سر ڈھانپنا

بعض حجاج کرام منیٰ یا مزدلفہ میں دانستہ یا نادانستہ طور پر چہرہ یا سر ڈھانپ لیتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ:

♣ کپڑا چہرے یا سر کو لگتے ہی فوراً ہٹا دیا تو کچھ لازم نہیں۔

♣ کچھ دیر کے لیے ڈھانپا البتہ ایک گھنٹہ سے کم وقت ڈھانپا تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

♣ اگر ایک گھنٹہ یا اس سے زیادہ لیکن ایک کامل دن یا ایک کامل رات سے کم وقت ڈھانپا تو ایک صدقۃ الفطر (پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت) صدقہ کرنا واجب ہے۔

♣ اگر ایک دن کامل یا ایک رات کامل ہو تو ایک دم یعنی بکری یا بھیڑ ذبح کرنا واجب ہے۔

نوٹ: مرد کے لیے سلا ہوا کپڑا پہننے کا بھی یہی حکم اور تفصیل ہے کہ اگر ایک گھنٹہ یا اس سے زیادہ لیکن ایک کامل دن یا ایک کامل رات سے کم وقت پہنا تو ایک صدقۃ الفطر کی مقدار صدقہ کرنا واجب ہے۔ اگر ایک دن کامل یا ایک رات کامل ہو تو ایک دم یعنی بکری یا بھیڑ ذبح کرنا واجب ہے۔

عورت کے چہرے کو کپڑا لگنا

اس کا حکم بھی یہی ہے کہ کپڑا چہرے کو لگتے ہی فوراً ہٹا دیا تو کچھ لازم نہیں، کچھ دیر کے لیے لگا رہا البتہ ایک گھنٹہ سے کم وقت لگا رہا تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔ ایک گھنٹہ یا اس سے زائد لیکن ایک کامل دن یا کامل رات سے کم وقت کپڑا لگا رہا تو ایک صدقۃ الفطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے اور اگر ایک دن کامل یا ایک رات کامل لگا رہا تو ایک دم دینا واجب ہو گا۔

حالت احرام میں بالوں کا گرنا

1: سر، ڈاڑھی یا جسم کے کسی حصہ سے بال اگر خود بخود گر جائیں تو کچھ لازم نہیں۔

2: حالتِ احرام میں وضو کرتے ہوئے بہت احتیاط سے کام لیں۔ اعضاء وضو کو زیادہ ملیں نہ ڈاڑھی کا خلال کریں۔ اگر وضو یا غسل کرتے ہوئے بال گریں تو ان میں یہ تفصیل ہے:

☆ تین بالوں سے کم گریں تو کچھ واحب نہیں۔

☆ تین بال گریں تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

☆ تین بالوں سے زیادہ لیکن چوتھائی سر یا چوتھائی ڈاڑھی سے کم گریں تو ایک صدقہ الفطر گندم کی مقدار صدقہ کرنا واجب ہے۔

☆ چوتھائی سر یا اس سے زائد، اسی طرح چوتھائی ڈاڑھی یا اس سے زائد کے بال گر جائیں یا کاٹ لیں تو دم واجب ہے۔

3: اگر کھجلانے سے سر یا ڈاڑھی کے بال گریں تو ایک یا دو یا تین بال ہونے کی صورت میں ہر بال کے بدلے میں روٹی کا ٹکڑا یا اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ تین سے زائد ہونے کی صورت میں وہی حکم ہے جو ابھی اوپر گزرا۔

4: بال ٹوٹنے کے مسئلہ میں مرد خواتین دونوں برابر ہیں۔

حالت احرام میں ناخن کاٹنا:

1: ایک ہاتھ یا ایک پاؤں یا چاروں اعضاء (یعنی دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں) کے ناخن ایک وقت میں ایک جگہ کاٹ لیے ہیں تو سب کے عوض میں ایک ہی دم واجب ہو گا اور اگر چاروں اعضاء کے ناخن چار وقت میں چار جگہ کاٹے ہیں تو چار دم لازم ہوں گے۔

2: اسی طرح اگر ایک وقت میں ایک عضو کے ناخن کاٹ لیے ہیں اور دوسرے عضو کے دوسرے وقت میں کاٹ لیے ہیں تو دو دم لازم ہوں گے۔

3: کسی بھی عضو کے سب ناخن نہیں کاٹے بلکہ ہر ایک عضو کے پانچ ناخن میں سے کم کاٹے ہیں؛ چاہے چار چار کر کے سولہ ناخن کاٹ لیے ہیں تو دم لازم نہیں ہو گا بلکہ ہر ناخن کے عوض میں ایک صدقہ فطر لازم ہو گا۔ گویا ناخن کاٹنے میں ایک عضو کے پورے ناخن کاٹنے کا اعتبار ہے۔

حالت احرام میں خوشبو لگانا

1: مُحرِم نے کسی بڑے پورے عضو کو خوشبو لگائی مثلاً پنڈلی یا ران یا سر یا چہرہ یا ہاتھ یا ہتھیلی کو تو دم دینا لازم ہے اگرچہ کچھ دیر کے لیے لگائی ہو۔

2: اگر چھوٹے اعضاء کو خوشبو لگائی مثلاً ناک، کان، آنکھ، انگلی وغیرہ تو ایک صدقۃ الفطر کی مقدار گندم کا صدقہ واجب ہے۔

دم و صدقہ کہاں دے

دمِ جنایت کا حدودِ حرم میں ذبح کرنا لازم ہے، حدودِ حرم سے باہر جائز نہیں البتہ جنایت کا صدقہ باہر دینا بھی جائز ہے۔

حج سے واپسی اور طوافِ وداع

جب وطن واپسی کا یا مدینہ منورہ جانے کا ارادہ ہو تو بغیر رمل اور سعی کے طواف وداع کریں جبکہ پہلے رمل اور سعی کر چکے ہوں اور دو رکعت نماز نفل پڑھیں۔ پھر قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہو کر زمزم خوب پیئیں، کئی سانسیں لیں، ہر سانس میں بیت اللہ کی طرف دیکھیں، زمزم چہرہ، سر اور بدن پر ملیں، ہوسکے تو کچھ اپنے اوپر بھی ڈال لیں اور اس موقع پر دعا بھی مانگیں۔ پھر ملتزم (حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان کی جگہ) پر آکر چمٹ جائیں، سینہ اور دایاں رخسار اس کو لگائیں اور کچھ وقت اللہ اکبر لا الہ الا اللہ، درود شریف اور استغفار کریں، خوب خشوع کے ساتھ رو رو کر دعائیں کریں، پھر بیت اللہ کو محبت و عظمت اور حسرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے بار بار زیارت کی تمنا اور شوق رکھتے ہوئے واپس آ جائیں۔

مدینہ منورہ کی حاضری

جب مدینہ منورہ جانے کا ارادہ ہو تو بہتر ہے کہ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت کی نیت کرے تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل ہو۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ.

(شعب الایمان للبیہقی: ج3 ص490 فضل الحج والعمرۃ)

ترجمہ: جو شخص میری قبر کی زیارت کرے گا تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے ایک اور روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ جَآءَنِی زَائِرًا لَا تُعْمِلُهُ حَاجَةٌ إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُوْنَ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(المعجم الاوسط للطبرانی: ج 3 ص 266 رقم الحدیث 4546)

ترجمہ: جو شخص میری زیارت کو آئے اور اسے میری زیارت کے علاوہ کوئی اور مقصد نہ ہو تو اس کا مجھ پر حق ہے کہ میں اس کی شفاعت کروں۔

مدینہ منورہ جاتے ہوئے راستے میں ذوق وشوق اور کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھتے رہیں۔ مدینہ پہنچ کر اپنی رہائش گاہ پر سامان رکھیں۔ بہتر ہے کہ غسل کریں ورنہ وضو کرلیں۔ عمدہ لباس پہنیں، خوشبو لگا کر خوب تیار ہوں اور ادب واحترام کے ساتھ مسجد نبوی کی طرف چلیں۔ مسجد نبوی میں سنت کے مطابق ادب واحترام سے یہ دعا پڑھتے ہوئے داخل ہوں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، أَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیں۔ ریاض الجنۃ میں جگہ ملے تو اچھا ہے ورنہ مسجد میں جہاں جگہ ملے دو رکعت ادا کرلیں۔

روضہ مبارک پر سلام عرض کرنے کا طریقہ

روضہ مبارک کی جالی سے چار پانچ ہاتھ کے فاصلے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے سامنے ادب واحترام سے کھڑے ہو کر اس طرح سلام پیش کریں:

أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

أَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

أَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ

أَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَجَاهَدْتَّ فِى أَمْرِ اللهِ حَتّٰى قَبَضَ رُوْحَكَ حَمِيْدًا مَحْمُوْدًا فَجَزَاكَ اللهُ عَنْ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا خَيْرَ الْجَزَاءِ.

اس کے بعد ایک قدم چل کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے کھڑے ہوں اور یوں سلام پیش کریں:

أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ أَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ جَزَاكَ اللهُ عَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا.

اس کے بعد ایک قدم مزید چل کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے کھڑے ہوں اور یوں سلام عرض کریں:

أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقَ الَّذِىْ أَعَزَّ اللهُ بِهِ الْإِسْلَامَ جَزَاكَ اللهُ عَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا.

کسی کا سلام پیش کرنا

اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کرنے کی درخواست کرے تو اس کا سلام اس طرح پیش کریں مثلاً:

”یا رسول اللہ! محمد الیاس گھمن بن حافظ شیر بہادر کی طرف سے سلام قبول فرمائیں، وہ آپ کی شفاعت کا طلب گار ہے۔“

دن میں پانچ مرتبہ یا جتنی بار ہو سکے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کرتے رہیں۔ جتنے دن مدینہ منورہ میں قیام ہو تلاوت، ذکر واذکار اور درود

وسلام کی کثرت کریں۔ مرد حضرات مسجد نبوی میں باجماعت نماز کا خوب اہتمام کریں۔ اس قیام کے دوران مقامات مقدسہ کی زیارات بھی کریں۔ جنت البقیع، مسجد قبا، میدانِ احد، شہداء احد وغیرہ کی زیارت کے لیے جائیں۔

نوٹ:

مسجد نبوی میں باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت مردوں کے لیے ہے، عورتوں کے لیے اپنی رہائش گاہ پر نماز پڑھنا افضل ہے۔

افعالِ عمرہ ایک نظر میں

نمبر شمار	افعال	حکم
1	احرام	شرط
2	طواف	رکن
3	طواف میں رمل اور اِضطباع	سنت
4	سعی	واجب
5	حلق یا قصر	واجب

افعالِ حج ایک نظر میں

افعال	حج افراد	حج تمتع	حج قران
احرام	شرط	شرط	شرط
طوافِ قدوم	سنت	X	سنت
طوافِ عمرہ	X	رکن	رکن
ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھنا	X	شرط	X
وقوفِ عرفہ	رکن	رکن	رکن
وقوفِ مزدلفہ	واجب	واجب	واجب
رمی جمرہ عقبہ	واجب	واجب	واجب
قربانی	اختیاری	واجب	واجب
حلق یا قصر	واجب	واجب	واجب
طوافِ زیارت	رکن	رکن	رکن
سعی حج	واجب	واجب	واجب
رمی جمار (تینوں جمرات)	واجب	واجب	واجب
طوافِ وداع	واجب	واجب	واجب

حج کے ایام ایک نظر میں

پہلا دن 8 ذوالحجہ	منیٰ میں آمد	پانچ نمازوں کی ادائیگی ظہر، عصر، مغرب، عشاء، 9 کی فجر	رات منیٰ میں قیام

دوسرا دن 9 ذوالحجہ	نماز فجر کے بعد عرفات کی تیاری	وقوفِ عرفات، عرفات میں ظہر و عصر	مزدلفہ میں اکٹھی مغرب و عشاء

تیسرا دن 10 ذوالحجہ	مزدلفہ میں بعد فجر وقوف، پھر منیٰ روانگی	جمرہ عقبہ کی رمی، قربانی اور حلق / قصر (ترتیب وار)	عام کپڑوں میں طواف زیارت، رات قیامِ منیٰ

چوتھا دن 11 ذوالحجہ	تینوں جمرات کی رمی (زوال تا اگلی صبح صادق)	طوافِ زیارت کل نہیں کیا تو آج کر لیا جائے	رات قیامِ منیٰ

پانچواں دن 12 ذوالحجہ	تینوں جمرات کی رمی (زوال تا اگلی صبح صادق)	طوافِ زیارت کل نہیں کیا تو آج کر لیا جائے	مکہ جانے میں اختیار، رات قیامِ منیٰ ہو تو 13 ذوالحجہ کو رمی واجب

نوٹ: طوافِ وداع وطن واپسی سے پہلے کر لیا جائے۔

چند اہم دعائیں

مسجدِ حرام میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وقت

کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وقت جو دعائیں مانگنا چاہیں مانگ لیں اور یہ دعا بھی مانگیں:

أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ.

طواف

طواف شروع کرتے وقت پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ إِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ.

- طواف کے دوران ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“ پڑھتے رہیں۔
- رکن یمانی پر یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

- رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان جب پہنچیں تو یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

زمزم پی کر

أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ.

سعی کے دوران

سعی کے دوران میلین اخضرین (سبز لائٹیں جو سعی کی جگہ پر دیواروں اور چھت میں لگی ہوئی ہیں) کے درمیان مرد حضرات ہلکی رفتار سے دوڑیں۔ اس وقت یہ دعا پڑھیں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ.

منیٰ میں

منیٰ میں کثرت سے تلبیہ پڑھیں۔ نیز اس دعا کو بھی مانگتے رہیں:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوذُبِكَ مِنَ غَضَبِكَ وَالنَّارِ.

چوتھا کلمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

کنکری مارتے وقت

کنکری مارنے کے ساتھ یہ دعا پڑھنا بہتر ہے:

رَغْمًا لِلشَّيْطٰنِ وَحِزْبِهٖ، أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْيًا مَشْكُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا.

مسجد نبوی میں داخلے کے وقت

مسجد نبوی میں سنت کے مطابق ادب واحترام سے یہ دعا پڑھتے ہوئے داخل ہوں:

بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ، أَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.